بہوپال کا حال

ریاست بہوپال کی نسبت جو اسوقت سرکاری کارروائی ہوئی ہی اُس سے ہم کو بحث نہین ہے ہم اپنے رسالہ مین صرف اُن واقعات وحالات کی اصلیت وحقیقت بیان کرتی ہین جنکو عام خیالات اِس کارروائی کا اصل اصول و مبنی سمجہ رہے ہین اور در حقیقت بحکم عقل و بلحاظ عالیشان گورنمنٹ وہ حالات اِس کارروائی کا اصل اصول و مبنی نہین ہوسکتے - کیونکہ اُنہین صداقت و اصلیت کی بو بہی نہین ہماری ملکی ریفارمر اخبارون کے اڈیٹر اور اُنکے کارسپانڈنٹ انصاف کا خون کر رہی ہین - جو اِن نا راست و غیر واقعی حالات کو اپنے اخبارون مین مشتہر کرتے ہین - اور اُنکو گورنمنٹ کی کارروائی کا اصل اصول و مبنی قرار دیتے ہین اور وہ اتنا نہین سوچتے کہ اِن غیر واقعی و نا راست حالات کو کارروائی گورنمنٹ کا اصل اصول و مبنی قرار دینے مین نہ صرف اُس نیکنام ریاست کی بدنامی متصور ہے - بلکہ اُسمین گورنمنٹ کی بہی سخت بدنامی متیقن ہے کہ اُسنے غیر واقعی اور نا راست حالات اور افواہی سماعی افترا ات پر اپنی کارروائی کی قایم کی - اِن حالات و افترا ات کی تحقیق نہ کرلی - مثلاً جب کوئی منصف مزاج ہندو یا مسلمان جسکو نہ مسلمانون سے تعصب ہے نہ مسلمانونکی قوم سے کسی فرقہ مذہبی و ملی یا بدعتی سے) اِن اخبارون مین یہ مضمون دیکہیگا کہ نواب بہوپال نے ہندوونکی مندر گرا دئے تہے - اور تعزیہ بند کردئے - اور مہدی سوڈان کو مدد دی - اور جبکہ انگریزون کی شکست پر خوشی ظاہر کی تہی - اسلئے گورنمنٹ نے اُنکو یہ سزا دی ہے - اور پہر اِن باتونکا واقع و نفس الامر مین کہین نام و نشان نہ پائیگا - اور خود بہوپال مین جاکر یا اپنی ہی جگہہ پر معتبر ذرایع و شہادتون سے یہ سنیگا - اور دیکہیگا کہ نواب بہوپال نے ہندوون کا کوئی مندر نہین گرایا اور نہ کوئی تعزیہ بند کیا ہے اور سرکاری کاغذات مین دیکہہ لیگا کہ ریاست بہوپال نے جسکے مدار المہام نواب صاحب جنہان کہی جاتی تہی - جنگ افغانستان کے وقت گورنمنٹ کو مدد دی - اور مہدی سوڈان کے مقابلہ کو مستعدی ظاہر کی - جبکہ گورنمنٹ کی طرف سے شکریہ کا مراسلت بہی ریاست کے نام پہنچی - تو پہر وہ گورنمنٹ پر ظلم و بلا تحقیق سزا دہی کا الزام کیون نہ قایم کریگا - اور یہ امر خیر خواہ و جان نثار رعایا و رؤسا کی سو ظنی کا موجب کیونکر نہو گا ۔

© rasailojaraid.com

یہ ہمنے محض فرضی مثال نہیں دی ہے۔ اسوقت کے بعض آزاد اخباروں میں بھی گورنمنٹ کی اس پالیسی کو ناانصافی قرار دیتے ہیں جو ہم نے بچشم خود دیکھی ہے۔ وہ صاف اور برملا لکھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے بلا تحقیق و تفتیش کیوں ان حالات پر اپنی کارروائی کی بنا قایم کی۔ اور کیوں ایسی سخت سزا دی۔

یہ حضرات نام کو ریفارمر اور اونکا نامہ نگار ان حالات کو اس کارروائی گورنمنٹ کا اصل اصول نہ ٹھہراتے تو آزاد اخبار گورنمنٹ پر یہ اعتراض کیوں کرتے۔ شاید با عتقاد تحقیق و انصاف گورنمنٹ یہ خیال کر لیتی کہ نواب بھوپال سے کوئی ایسا ہی قصور ہوا ہوگا جسپر گورنمنٹ نے یہ سخت سزا دی ہے۔ یہ الزام تو گورنمنٹ پر نہ آتا کہ ان سنی سنائی اور ناراست باتوں کے سبب اسنے یہ ظلم کیا ہے۔ اس سے ناظرین یقینی طور پر نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ یہ نام کے ریفارمر اپنی محسن گورنمنٹ کو بدنام کر رہے ہیں۔ نہ صرف اس ریاست نیکنام کو۔

یہ نام کے ریفارمر یہ بھی نہیں سوچتے کہ انکی ان آزیلی کارروائی کا اثر نہ صرف ایک ریاست بھوپال میں (جسکو وہ بوجہ ناموافقت مذہب (اسلام یا وہابیت) بُرا اور لایق عداوت سمجھتے ہیں) محدود و منحصر رہیگا۔ بلکہ اسکا اثر ہر ایک خود مختار ریاست (غیر اسلامی یا مذہبی کیوں نہ ہو) تک بھی ایک نہ ایک دن پہنچیگا اور جو کچھ اس ریاست بھوپال کی نسبت کہنا اور کرنا جایز سمجھا گیا۔ اور عمل میں آیا ہے۔ وہی ہر ایک ریاست کی نسبت جایز سمجھا جائیگا۔ اور عمل میں آئیگا۔ آخر ایک نہ ایک دن خود مختاری کا نام صفحہ ہندوستان سے مٹ جائیگا۔ ہم یہ مضار و نتایج سوچکر ان حالات کی نسبت اصلی واقعات بیان کرتے ہیں جسمیں ہم اول اپنی مہربان گورنمنٹ کی خیرخواہی اور الزام ظلم سے اسکی برأت ثابت کرینگے تمام دیسی ریاستوں کی ہمدردی اور آیندہ حملوں سے اسکی حفاظت ثابت کرینگے مظلوم ریاست بھوپال کی غمخواری اور ظالموں کے افترا ات سے اسکی حمایت کرینگے۔ اپنے بھولے بھالے (یا ناعاقبت اندیش) دیسی اور بعض مذہبی بھائیوں (دیسی اخباروں کے ایڈیٹروں) کی اطلاع دہی اور ہدایت پیش نظر ہے) ان حالات کے متعلق اصلی واقعات ہم کو بدیں سبیل (یا بذریعہ) ہی معلوم ہوئی ہیں۔ (۱) کارسپانڈنٹ جسکی مراسلت اخبار کوہ نور لاہور میں اور اسکے ذریعہ سے اردو گائیڈ کلکتہ میں چھپی ہے (۲) بعض معزز متدین اشخاص جو اسی غرض سے بھوپال پہنچے اور وہاں بچشم دید حالات کی تحقیق کرکے آئے ہیں۔ اسمقام میں ہم انکے ناظرین کے ملاحظہ کے لیے مراسلت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱) مدت سے انتظام ریاست خراب تھا۔

(۱) جواب۔ اسکا دھوان پہلے کیون نہ نکلا؟ نہ کسی اخبار نے اسکا ذکر کیا۔ نہ سرکاری کاغذات مین اسکا اثر پایا گیا نہ عام لوگون مین اسکا چرچا سُنا گیا۔ اخبارون مین ذکر نہونیکی وجہ جو اودھ اخبار مین بیان کی گئی ہے کہ وہان کوئی کارسپانڈنٹ نہین ٹہر سکتا تھا۔ کوئی خبر دیتا تو فوراً سزا پاتا یا نکالا جاتا۔ ان ہی حضرت نامہ نگارون کی بناوٹ ہے۔ خفیہ کارسپانڈنٹ تو کہین سے ہی نہین چھپ سکتے۔ ہندوستان مین بیٹھکر روس سے کارسپانڈنس کرتے رہے ہین۔ جو ایک دن پکڑے بھی گئے۔ یہان بھی کم سے کم ایک تو ایسا نکلتا۔

عام لوگون مین اسکا چرچا نہونیکی وجہ۔ جو ہی اودھ اخبار مین بیان کی گئی ہے کہ مارے خوف کے کوئی نہ بولتا تھا۔ یہ بھی ان ہی کی بناوٹ ہے۔ عام افواہ کو کوئی سلطنت یا ریاست (خواہ کیسی جابر و ظالم ہو) روک نہین سکتی۔ بعض راجواڑون مین بدانتظامی ظاہر نہونیکا پورا اہتمام کیا جاتا تھا۔ پھر بھی وہ ظاہر ہوتی ہی رہی۔ ان سب جوابات کو جانے دین۔ اور ان باتون کو تسلیم ہی کرلین کہ ہندوستان کے اخبار نویسون اور انکی کارسپانڈنٹون اور عام لوگون کو جو اس ریاست مین رہتے تھے۔ اور جو وہان سے ہوکر وہان کے حالات دیکھکر سلطنت انگلشیہ مین آئے تھے سب کو ریاست بھوپال کیطرف پھانسی پانے یا جلاوطن یا دائم الحبس ہوجانے کا خوف تھا۔ تو یہہ صرف اخبارون مین یا افواہ عام مین بدنظمی کے ذکر نہونیکی وجوہات ہوسکتی ہین۔ سرکاری کاغذات مین اس بدنظمی کے ذکر نہونیکی یہ وجوہات ہرگز نہین ہوسکتین۔ سرکار دولتمدار کو تو ریاست بھوپال سے کسی قسم کا خوف نہ تھا۔ لہذا سرکاری ایجنٹون کی قلم سے تو کبھی یہ حرف شکایت بدانتظامی ضرور نکلتا۔ اور کسی رپورٹ سالانہ مین اسکا ذکر یا اشارہ ضرور پایا جاتا۔ حالانکہ کسی رپورٹ سرکاری مین اسکا نام و

© rasailojaraid.com

نشان نہین ہے۔ بلکہ برخلاف اسکے حسن انتظامی کا ذکر موجود ہے۔ اور امپیر گورنمنٹ کیطرف سے خوشنودی کے مراسلات ذخیرے مین موجود ہین۔ طرفہ یہ کہ خود سر لیپل گریفن صاحب بہادر (جنکی طرف موجودہ بدانتظامی کی تحقیق کو منسوب کیا جاتا ہے) اپنی رپورٹ مین اس ریاست کے حسن انتظام کی تعریف فرماتے ہین۔

اس امر کو اخبار مفید عام آگرہ مورخہ [illegible] نومبر ۱۸۸۵ء بھی تصدیق کرتا ہے۔ اس مقام مین ہم اسکی نقل و بیان پر اکتفا کرتے ہین۔ آپ نے صفحہ ۲ لکھا ہے۔ اگرچہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ بذات خود [illegible] کارگذار و دانا و ہوشیار ہین۔ مگر جس زمانہ سے نواب صاحب نے انکے کاروبار مین شرکت یا مددگاری کی ہے برابر خوشنودی گورنمنٹ کی رپورٹین اور خوش انتظامی کے ذخیرے موجود ہین کرنل تامس صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال نے حسب ارشاد [illegible] انتظام کی اور صدر سے خوشنودی و آفرین بنام بیگم صاحبہ آئی اور گورنمنٹ آف انڈیا نے اطلاع خاص و عام کے واسطے گورنمنٹ گزٹ مین اس تحریر کو طبع کرا دیا اور [illegible] کی سکرٹری آف اسٹیٹ کے حضور مین روانہ فرمائی وہان سے جواب آیا کہ انتظام ریاست بھوپال جو نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے اپنی صدر نشینی سے آجتک کیا ہے اسکی اطلاع سے ہم کو نہایت خوشی ہے کہ صدر نشینی ہونے کے ساتھ ہے انھون نے اپنی دانشمندی اور ہوشیاری ظاہر کی کہ انکی والدہ نے سالہا سال مین ثابت کی تھی حضور ملکہ معظمہ سے ارشاد ہوا ہے کہ ہماری طرف سے نسبت خوش انتظامی کے خوشنودی ظاہر کی جائے۔ اور انہین سر لیپل گریفن صاحب بہادر نے اپنی رپورٹ مین یہ بھی لکھا ہے کہ ہز ہائینس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ بھوپال میری نزدیک ہندوستانی تعلیم یافتہ کوئی عورت تمام ہندوستان مین اس رتبہ ولیاقت کی نہوگی مین اپنے تجربہ سے کہتا ہون کہ تمام سنٹرل انڈیا مین اس لیاقت حکمرانی کے ساتھ کوئی رئیس ایسا منتظم نہین ہے۔ پس اس خوش انتظامی مین ذات نواب

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب بھی شامل ہے۔

(۲) الزام۔ لوگوں پر طرح طرح کا ظلم کیا۔

(الف) اخوان ریاست (لیسین محمد خان وغیرہ) کو ریاست سے جلاوطن کیا۔

(ب) بیگم صاحبہ کو اُنکی ولی عہد دختر (سلطان بیگم) پر ناراض کر دیا اور اُسکو عاق کرایا اس غرض سے کہ بجائے اُسکے اُنکا بیٹا ولی عہد ہو۔

(ج) تمام زمینداروں پر ٹکس بڑھا دیا۔ یعنی مالگذاری کو دوچند کر دیا۔

(د) پرانے وزیروں کو ریاست سے نکال دیا۔ اور بجائے اونکے اپنے لواحق کو بھرتی کیا۔

(ہ) رعایا سے مذہبی آزادی کو چھین لیا۔ ہندوؤں کے مندروں کو گرا دیا۔ شیعی مسلمانوں کی تعزیہ داری بند کر دی۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۲) جواب۔ یہہ سب افترا ات ہیں ایک بات بھی نوابصاحب کی نسبت صحیح نہیں

(الف) اخوان ریاست سے نوابصاحب نے سلوک و احسان کیا۔ بعض پسران امراء دولہ سے بیگم صاحبہ ناراض تھیں۔ اور اُنکی جاگیر ضبط ہو کر نقدی مقرر ہو گئی تھی۔ نوابصاحب نے بیگم صاحبہ سے اُنکا قصور معاف کرایا اور جاگیر کو بحال کرا دیا۔ لیسین محمد خان وغیرہ سے جو معاملہ ہوا وہ اونکی بغاوت ریاست کا نتیجہ تہا۔ نوابصاحب کا اسمین کچھہ دخل نہیں ہوا۔

(ب) بیگم صاحبہ سلطان دولہ (شوہر سلطان جہان بیگم) سے ناراض تھین۔ بلکہ اُن سے اپنی دختر کی شادی کرنے کو پسند نہ کرتی تھین۔ نوابصاحب نے انپر اُنکو راضی کیا۔ اور انہی کی سفارش سے یہ شادی ہوی۔ سلطان دولہ نے شادی کے بعد ریاست مین اپنا دخل چاہا۔ اور اپنے مدار المہام بننے کے لیے بہت زور ڈالا (جسکے ثبوت میں بعض سرکاری عہدہ داروں کی تحریرات موجود ہین) لہذا بیگم صاحبہ کو اُنسے اور اپنی بیٹی سے رنج زیادہ ہو گیا۔ اس رنج کے محرک یا زیادہ کنندہ نواب صاحب نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوئے۔ بلکہ وہ اس رنج کے فرو کرنے مین ساعی رہے۔ گو اُسمین کامیاب نہو سکے۔
نواب صاحب کے فرزند کا ولی عہد ہونا بلحاظ قانون و آئین ریاست ممکن نہ تھا۔ کیونکہ غیر
کفو کا شوہر ہو خواہ اولاد شوہر خواہ داماد) مستقل مختار یا ولی عہد ہونا اس ریاست مین جائز
نہین سمجھا گیا۔ تو پھر اس رنج پیدا کرنے یا بڑھانے مین نواب صاحب کا کیا فایدہ متصور تھا

(ج) زمینداروں پر بلحاظ حیثیت رقبہ ٹکس بڑھانیکا الزام محض اتہام ہے۔ البتہ حسب
حیثیت ٹکس بڑھایا گیا ہے۔ جس سے ریاست کا یہ فایدہ ہوا کہ نواب سکندر بیگم
کے وقت سے جو قرضہ ریاست کے ذمہ تھا وہ ادا ہوا۔ اور یہ امر حسب حیثیت ٹکس
بڑھانا ظلم نہین ہو سکتا۔ ظلم ہو تو گورنمنٹ انگلشیہ بھی اس سے بری نہین ہو سکتی۔
بنگال وغیرہ پریسیڈنسیون مین دو چند ٹکس بڑھایا گیا ہے۔ جسکا ثبوت سرکاری بلیو بک
مین موجود ہے۔

(د) نواب صاحب نے نہ کوئی پرانا وزیر ریاست سے نکالا اور نہ اُسکی جگہہ پر کسی اور
عہدہ پر اپنے رشتہ دار قریب یا بعید یا ہم وطن کو بھرتی کیا۔ کم سے کم ایک مثال بھی ایسی
پائی نہین جاتی جس سے یہ الزام صحیح ہو سکے۔
حافظ احمد رضا وکیل ضلع کیا جو ریاست سے علیحدہ ہوا۔ تو وہ پرانا اور مستقل
عہدہ دار نہ تھا۔ وہ نواب صاحب ہی کی سفارش سے چند روز کے لیے قایم مقام مدار المہام
مقرر ہوا تھا۔ جو اپنی بے ضابطگیون کے سبب (جنکی فہرست سررشتہ ریاست مین موجود ہے)
اس قایم مقامی سے علیحدہ ہوا۔ لہذا اسکی موقوفی اس الزام کی نظیر نہین ہو سکتی۔

(ہ) ہندوون کا کوئی مندر۔ جو سڑک یا راستہ یا سرکاری مکانات مین آ گیا
ہو گرایا نہین گیا۔ اور اس قسم کی ضرورتون کے سبب کوئی مندر یا مسجد گرانا خود گورنمنٹ
انگلشیہ سے صادر ہوا ہے صدہا مسجدین اور بیسیون ہندوون کے مندر سڑک اور سرکاری
مکانون کے نیچے آ کر گر گئے ہین۔ الغرض یہ داری سے روکنے کا الزام محض افترا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان بعض رسوم تعزیہ داری سے (جیسے مہندی لگا لینا) اس نظر سے کہ وہ کسی مذہب شیعہ یا سنی کی ہدایت سے نہین ہے۔ اور اسکی بہیڑ بہاڑ مین طرح طرح کے فساد کا اندیشہ تہا۔ منع کر دیا ہے۔ اسکی نظیر اسی سال بعض اضلاع ہندوستان کے ڈپٹی کمشنرون کا مسلمانون کو دسہرہ کے مقابلہ مین تعزیہ لگانے سے روکدینا ہے۔ جسکا ذکر کئی اخبارون مین ہوا۔ اور اسکی کئی نظیرین برٹش گورنمنٹ کی کل سلطنت مین بہت موجود ہین۔ جنکا ذکر رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۶ مین ہو چکا ہے۔

بالجملہ یہ سب باتین محض اتہام ہین جنسے نواب صاحب بری الذمہ ہین **ایک** بڑی قوی اور روشن **دلیل** ان سب باتون کے اتہام ہونے پر یہ ہے کہ پہلے کی نسبت خاص کر شہر بہوپال کی مردم شماری مین آٹھ ہزار نفر کی زیادتی ہوئی ہے۔ اور دیگر پرگنجات علاقہ بہوپال مین قریب دو لاکھ کی آبادی زیادہ ہو گئی ہے۔ اگر لوگو نپر کسی وجہ سے منجملہ وجوہ مذکورہ نواب صاحب کیطرف سے ظلم ہوتا تو مردم شماری مین کمی ہوتی اور کئی گانون یا گہر اجڑ کر عملداری انگلشیہ مین آ رہتے چنانچہ بعض راجوارون مین ایسا واقعہ ہوا ہے۔

دوسری دلیل ان باتون کے افترا ہونے پر یہ ہے کہ سابق کی نسبت اخوان ریاست اور رعایا کے حق مین بہت سی رعایتین کی گئی ہین۔ دو نیم لاکہہ روپیہ کی دوام کے لئے معافی کی گئی ہے۔ بندوبست پٹہ جات مین پانچ لاکہہ روپیہ واسطے دوام کے چہوڑ دیا گیا۔ دو سو رقم ریزگی محصول سایر سے معاف ہوئی۔ محصول غلہ وغیرہ معاف ہوا تیس ہزار روپیہ بابت مصارف روشنی وغیرہ معاف ہوا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۳) **الزام**۔ بہوپال وغیرہ بلاد ہندوستان کو **دار الحرب** بنا کر ہندؤن کا مال لینا جایز سمجہا۔

(۳) **جواب**۔ یہ **دلیرانہ دروغ** بے فروغ مصرع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا مصداق ہے۔ نواب صاحب اپنی تصانیف مین کئی جگہہ تصریح بیان کر چکے ہین - کہ ہندوستان دارالاسلام ہے نہ دارالحرب۔

کتاب مواید العواید مین آپ فرماتے ہین - چنین جہاد کہ امروز عامۂ مسلمین آنرا سبب فوز خود و نجات و بلوغ بدرجۂ شہادت کبریٰ گمان میکنند فتنہ بیش نیست و احدی از اہل علم و معرفت بشریعت اسلام بسوئے آن نرفتہ چنانچہ در زمانہ برگشتگی افواج و عساکر دولت انگلشیہ در مملکت ہند جمعے از زیان جو یان و دیگر مردم برخاستند و با حکام فرنگ معرکہ حرب و ضرب آراستند و بیہودہ خیال کردند کہ این جہاد است و نوبت تا آنجا رسید کہ زنان و طفلان بیچارہ را پارہ پارہ ساختند و باتش ستم و غصہ سوختند حالانکہ این حرکت بے برکت ایشان محض خلاف شرع اسلام بود و ہر کہ امروز آنچنان کنند کہ آنہا در زمان غدر کردند و حکم او ہمان حکم آن کسان است چہ اہل علم اختلاف دارند در آنکہ ہندوستان بعد از دو راز دست رفتہ اقتدار حکام انگریزی دار اسلام است یا دار حرب فتوی حنفیہ آن است کہ دار اسلام است و چون دار اسلام باقی ماند جہاد دران لیعنے چہ بلکہ گناہے از گناہ و کبیرہ از کبائر باشد - و نزد بعضے دار حرب است مثل علماء دہلی و ہر کہ موافق ایشان در بین دیار رکن و مقام است پس نزد وے جہاد درین ملک با احدے خواہ حکام انگلشیہ باشند یا غیر ایشان ہرگز روا نیست - بجز آنکہ از دار حرب ہجرت گزیدہ محل اقامت در مملکت دیگر از دیار اسلام نمایند از ند در سرزمین دار الحرب نشستہ جہاد کردن مذہب احدے از مسلمانان قدیم و حدیث نیست -

(۴۴) الزام گورنمنٹ کے مقابلہ مین افغانیون کی شکست پر ناخوش ہوئے - اور مصریون کی فتح پر سجدہ شکر بجالائے - مہدی سودان کو مدد دی -

(۴۴) جواب یہ خوب بے پر کے اُڑائی اور دروغ بیدم سے بھی بڑھکر کہی -

نواب صاحب نے جنگ افغانستان مین ریاست بھوپال سے فوج بھجوائی اور ادہر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چھاونی سیہور میں حفاظت کے لئے کنٹنجنٹ روانہ کی جو ایک سال مین سیہور مین رہے
یہ بات عام اخباروں مین مشتہر ہو چکی ہے اور ہنوز اسکا ہی کاغذات مین بہی موجود ہے
جنگ سوڈان کے وقت مہدی سے مقابلہ کے لئے فوج و مدد دینے کو کمال
خلوص سے مستعدی ظاہر کی جسپر نائب السلطنت و گورنر جنرل کیطرف سے مراسلت
شکریہ کی بہیلی ریاست کے نام پہونچی - اور اوسیر قلم و تحریر سے عام مسلمانوں مین یہ بات
شایع کی کہ مہدی سوڈان مہدی کاذب ہے - وہ مہدی نہین ہے - جسکے مسلمان منتظر
ہین - با ایں ہمہ نواب صاحب کیطرف ایسی باتوں کو منسوب کرنا (جسکو کوئی اہل عقل رئیس چہ جائے
اہل ریاست و اہل علم و اسلام) جرأت نہین کرسکتا ناظرین منصفین غور فرما سکتے ہین کہانتک
صحیح ہے - نواب صاحب سالہا سال سے برملا پکار رہی ہین کہ گورنمنٹ انگریزی
گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اسکے مخالفوں کو مدد دینا جائز نہین اور مدت سے
شرائط جہاد بکلی مفقود ہین - ولہذا گورنمنٹ انگریزی سے کیا کسی سلطنت سے
مسلمان اب جہاد نہین کرسکتے - اور ۱۸۵۷ء وغیرہ کے
مفسدے جو ہندوستان مین ہوئی ہین جہاد نہ تہی فساد تہی - یہ مضامین اُنکے متعدد
تصانیف مین پائے جاتے ہین - از انجملہ چند کتب (موئد العواید - ہدیۃ السایل
روض خصیب تاریخ بہوپال - ترجمان وہابیہ) کی عبارات اور مضمون
کی رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ و ۹ جلد ۴ و نمبر ۴ و ۶ و ۷ جلد ۶ مین منقول
ہین - اور بعض کتب کی عبارات اخبار شفیق ہند مطبوعہ ۵ دسمبر ۱۸۸۵ء مین بہی
منقول ہین - تسپر بہی نواب صاحب گورنمنٹ کے باغی و مخالف قرار پائین اور مخالفین گورنمنٹ
کے مددگار و غیر خیرخواہ تصور کی جائین - تو کمال درجہ کی بے انصافی ہے
ایسے خیرخواہوں جان نثار و نیز ایسی تہمتین لگانا - نہ صرف خیرخواہ رعایا کے
حقین مضر ہے - بلکہ گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہی کو بہی ضررسان ہے - وہ لوگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نوابصاحب کے اس سالہا سال کی خیرخواہی و جان نثاری گورنمنٹ کا یہ نتیجہ سمجھینگے تو پھر خیرخواہی و جان نثاری گورنمنٹ کا کیون نام لینگے۔ اور مجھی بربادِ گناہ لازم کے مصداق ہونیکے خوف سے اس خیرخواہی پر کب جرأت کرینگے۔ نوابصاحب نے ترجمان وہابیہ کو (جسکے لفظ لفظ سے انکا خیرخواہ گورنمنٹ ہونا اور اس گورنمنٹ سے جہاد کا ناجائز ہونا ٹپکتا ہے) انگریزی مین بھی ترجمہ کرایا اور بصرف زر کلکتہ مین چھپواکر اسکو بلاقیمت تقسیم و شایع کیا ہے۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا جو اخبارون مین مشتہر ہو رہا ہے۔ اب کوئی دوسرا خیرخواہ ایسی خیرخواہی گورنمنٹ کا کیون دم بھرنے لگا؟ اب بھی ہمارے ملکی ریفارمر اور انکے نامہ نگار و مخبر اپنی اخبارون اور قلمون اور زبانون کو سنبھالین اور گورنمنٹ کے خیرخواہون کو مجرم بے برباد گناہ لازم کا محل خوفناک خیرخواہی گورنمنٹ سے روکنے کی تجویزین نہ نکالین۔

(۵) الزام۔ اپنے مذہب وہابیت کو خوب پھیلایا ہزارہا روپیہ خرچ کرکے وہابی مذہب کی کتابین ہندوستان و مصر و قسطنطنیہ مین چھپواکر انکو ملکون مین شایع کیا۔ اپنے مخالفون کو برملا وعظون مین کافر کہا وغیرہ وغیرہ۔

(۵) جواب۔ یہ بھی محض دروغ بے فروغ ہے۔ نہ نوابصاحب وہابی المذہب ہین نہ وہابی مذہب کی کوئی کتاب ہندوستان یا مصر یا قسطنطنیہ مین چھپواکر انہون نے شایع کی ہے

وہابی مذہب کو تو وہ بہت برا سمجھتے ہین۔ اور اپنی متعدد کتابون (مذکورہ بالا) مین وہ اس مذہب کے بانی محمد عبدالوہاب نجدی کو برا کہہ چکے ہین۔ نہ صرف آج کل کسی مصلحت یا حکمت عملی کی نظر سے بلکہ اس وقت سے بیس برس پہلے۔ اور اپنے ولی اعتقاد و ارادت سے جبکہ وہ نواب ہونیکی خیالی توقع بھی نہ رکھتے تھے۔ اس امر کی تفصیل بھی رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ و ۹ جلد ۴ اور نمبر ۴ و ۶ و ۷ جلد ۶ مین موجود ہے۔ جو صاحب اسکو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شائع کرتے ہیں - وہ ان نمبروں کا ملاحظہ کریں - اور جو لوگ انگریزی جانتے ہیں وہ انگریزی ترجمہ ترجمان وہابیہ کو ملاحظہ میں لائیں - اس مقام میں انکے ایک رسالہ حطہ فی احوال الصحاح الستہ جو سنہ ۱۲۸۸ ہجری سے طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے نقل کی جاتی ہے - جسمین انہوں نے عبد الوہاب نجدی کا حال بیان کرکے کہا ہے کہ اسکی

واشہر ما ینکر علیہ خصلتان کبیرتان الاولی تکفیر اہل الارض بمجرد تلفیقات لا دلیل علیہا والثانیۃ التجاری علی سفک الدم المعصوم بلا حجۃ واقامۃ برہان (حطہ ص ۱۲۳)	بہت مشہور خصلتیں جنکو برا سمجھا جاتا ہے - دو خصلتیں ہیں اول لوگوں کو بلا دلیل کافر کہنا دوسرا بے گناہ خون بہانا -

اور جو کتابیں اپنی یا اور علماء کی تالیف انہوں نے ہندوستان یا مصر وغیرہ میں چھپوائی ہیں وہ بھی وہابی مذہب کی کتابیں نہیں -

عدة السنة

جو کتابیں انہوں نے خود تالیف کی ہیں انکی فہرست رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۶ میں درج ہے - اور جو کتابیں اور علماء کی تالیف انہوں نے مصر میں چھپوائی ہیں انکی فہرست رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۶ میں مندرج ہے - ان کتابوں میں سے کسی کتاب کی نسبت کوئی دعوے نہیں کر سکتا کہ وہ وہابی مذہب کی کتاب ہے - اور وہ عبد الوہاب یا اسکے کسی شاگرد کی تالیف ہے -

ایک بڑی قوی اور عام فہم دلیل ان کتب کی وہابی مذہب کی کتابیں نہ ہونے پر یہ ہے - کہ وہ کتابیں عرب و مصر و قسطنطنیہ میں بلا انکار رواج پائی ہیں - و ہانکے سنی علماء نے اُن پر تقریظیں لکھیں ہیں اور اگر وہابی مذہب کی ہوتیں - تو وہ مصر قسطنطنیہ - مکہ و مدینہ میں جلائی جاتیں یا دریا برد ہوتیں - کیونکہ وہابی مذہب کے اشخاص اور کتب سے اس دیار میں یہی معاملات ہوتے ہیں -

ہاں اگر اصل مذہب محمدیت خالصہ قرآن و حدیث کو وہابی مذہب قرار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیا گیا ہے۔ تو بے شک نواب صاحب اور جملہ اہل حدیث ہندوستان کا یہ مذہب ہے۔ اور محمدیت خالصہ کی مؤید کتابیں انہوں نے خود تصنیف بھی کی ہیں۔ اور اس قسم کی تصانیف سلف و خلف علماء ہندوستان و مصر میں طبع بھی کرائی ہیں۔ اور یہ امر کسی وجہ سے اعتراض کا محل نہیں ہے۔ جو شخص کسی مذہب کا پیرو ہوتا ہے۔ اسکی تائید و تصدیق اسکا فرض ہے۔ اور یہ امر اسکی تعریف و دیانت کا مثبت ہے نہ مذمت و بد دیانتی کا موجب دیکھو ملکہ انگلینڈ و قیصر ہند عیسائی مذہب رکھتی ہیں۔ تو وہ اس مذہب کی تصدیق و تائید کو اپنے اشتہار میں ان الفاظ سے ظاہر کرتے ہیں۔ "ہم بدولت کو عیسائی مذہب کی حقیت پر یقین ہے"۔

(۶) الزام بردہ فروشی جایز کردی۔

(۶) جواب۔ یہ بھی محض اتہام ہے۔ بردہ فروشی جایز نہیں کی بلکہ بردہ آزادی کی رسم ڈالی ہے۔ عرب کی قید سے مظلوم لونڈیاں آزاد کرا کر ہندوستان میں بیگم صاحبہ کی ملازمت کے لیے منگائی ہیں۔ مخبر بدنہاد کی مخبری پر عدالت بمبئی نے تحقیق کی تو اسپر یہی بات ثابت ہوئی۔ اسکی تصدیق بمبئی کے کاغذات عدالت سے بخوبی ہو سکتی ہے۔

(۷) الزام۔ قدسیہ بیگم ناراض تھیں۔

(۷) جواب۔ کب سے اور کس پر؟ ریاست کی تاریخ دانی بھی تم ہی لوگوں پر ختم ہے۔ قدسیہ بیگم تو نواب سکندر بیگم سے بھی خوش نہیں۔ اور کبھی کوئی خاندانی اور جز ریاست جسکا کوئی ہمسر یا اس سے خورد تر مستقل رئیس ہو جائے اس رئیس سے خوش ہوتا ہے۔؟

(۸) الزام۔ بلقیس جہان سے نور حسن کی شادی کرنی چاہی۔

(۸) جواب۔ یہ امر اگر علی التسلیم و بالفرض ہوا ہے۔ تو کوئی ظلم و جرم مذہبی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ تراضی طرفین سے شادی ہو جاتی تو کوئی محل اعتراض کا نہ تھا۔ بیگم صاحبہ کی نواب صاحب سے شادی ہوئی ہے یا نہین؟ پھر بلقیس جہان کا رشتہ بیگم سے بڑھکر ہے؟ کہ انکی شادی نواب صاحب کے بیٹے سے ہونا ظلم و جرم متصور ہوتا۔

(۹) الزام۔ صدہا ملازم ضعیفی اور بدروی کے سبب معزول کیے۔

(۹) جواب۔ یہ امر وقوع مین آیا ہے تو کوئی اعتراض کا محل نہین ہے ایک ہر ذی اختیار گورنمنٹ کا ہے اور نالایق ملازمون کو نوکری سے جدا کرتی ہے پنشن کا حق ہو تو پنشن بہی نہین دیتے۔ گورنمنٹ انگریزی مین تم کو ایسی مثال نہین ملتی۔ تو ہمارے پاس آؤ۔ اسکی بیسیون مثالین ہم تم کو حفظ کرا دینگے۔

اسی قسم کے اور اعتراضات و الزامات نامہ نگار اس گمنام ریاست پر لگاتے اور اس بیجا نکتہ چینی سے مسلمانون کا دل دکہاتے ہین۔ انکی نسبت ہم پھر کچھہ کہینگے"

یہ مراسلت کوہ نور کی نقل ہے دوسرے ذریعہ سے جو ہم کو اصلی واقعات معلوم ہوئے ہین۔ انکی تفصیل ہم اس مقام مین نہین کر سکتے وہ آیندہ کسی مقام مین اس مضمون کو ہم ان کلمات نصیحت پر ختم کرتے ہین کہ ہمارے ملکی ریفارمر اس قسم کی باتین بلا تحقیق اپنی اخبارون مین درج نہ کیا کرین۔ اسکے اس امر کو جو ملک و گورنمنٹ کے حقین بیان کیا گیا ہے پیش نظر رکہین اور خاصکر مسلمان اڈیٹر یہ بھی خیال فرماوین کہ اسلام اور اسلامی ریاستین آگے کونسی ترقی پر ہین کہ وہ بخوف بدہضمی انکا تنزل چاہتے ہین۔ اور اگر باہمی اختلاف جزئی کے لحاظ سے وہ ان ریاستون کو اسلامی ریاستین نہین سمجھتے۔ کوئی کسی ریاست کو وہابیون کی ریاست قرار دیکر کافرون کی ریاست سمجھتا ہے کوئی کسی ریاست کو شیعون کی ریاست سمجھکر ریاست الگفار خیال کرتا ہے۔ تو اس مرض کا بجز اسکے کوئی علاج نہین کہ وہ اپنے ہی علما ر مذہب کی طرف رجوع کرین۔ اور اُنسے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسئلہ "لانکفر احداً من اہل القبلۃ" کے معنے پوچھیں۔ ہماری تشخیص و تجویز کیطرف رجوع کرنا جایز سمجھیں تو ہمارے رسالہ کے نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۲ مین مضمون "کفر کافر" اور نمبر ۸ و ۹ جلد ۳ مین مضمون "تفرقہ بین الاسلام والزندقہ" ملاحظہ فرماوین۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

تلخیص رسالہ ڈی جے ہسکاٹ صاحب

در اثبات وجود خالق

اِس رسالہ کی تلخیص مضامین ہمنے رسالہ نمبر ۴ جلد ۶ مین شروع کی تھی۔ پر وہ اور مضامین ضروریہ از جام کر سبب رکگیی۔ آخر درازی زمانہ کے سبب ہماری توجہ بھی اسکی طرف نہ رہی۔ اندنون بعض احباب نے اس تلخیص کا پھر تقاضا کیا ہے۔ انکو پاس خاطر سے ہمنے پھر اس تلخیص کا قصد کیا ہے۔ ہرچند پہلے نمبر ۴ جلد ۶ مین اسکے تین صفحہ منقول ہوچکے تھے مگر اس خیال سے کہ شاید وہ پرچہ بعض لوگون کے پاس نہو اس مضمون کو نئے سرے سے پھر شروع کیا جاتا ہے۔

٭ ہم اہل سنت کسی شیعہ خارجی معتزلی وغیرہ اہل قبلہ کو کافر نہین سمجھتے

© rasailojaraid.com